رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء | نمبر ۲

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ا/

اُردو کی دوسری کتاب ۳/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا عہ

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	اہر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی	ہجر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد	ہے
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک	ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ھلے
چوتھائی کالم	صہ	ھلے	للعہ
نصف کالم	ھلے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	ماعہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ ر و ۸ ر +

صحت جسمی - من تصنیف قاضی میر محمد کوٹنجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - من تصنیف عبدالاحد ازکاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم [من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب - جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ ر و ۱۲ ر رومن ۸ ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے - کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عہ - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لیے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہوس آف کامنس میں مسٹر کنگ نے سوال کیا کہ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا جدید دہلی میں ہندوستان کے فنون اور ترقی حاصل کرنے کا موقعہ دیا جاوے گا۔ کل خرچ ہندوستانی ٹکس داروں کو ادا کرنا پڑیگا۔ اور وہ اس امر کے خلاف ہیں کہ ہندوستان کی آمدنی کا مدیہ برٹش اور اطالیہ کے فنون کے کاموں میں استعمال کیا جائے۔ مسٹر ہوبس نے بحیثیت مہتمم عمارات تقریر کرتے وقت بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ایسے مکان میں جہاں دھوپ کھلکر نکلتی ہو۔ اطالیہ کا طرز عمارت بہت عمدہ ہیں۔ اور ہندوستان کے لئے بہت مناسب ہے۔ میرے نزدیک ہندوستان کی زمانہ حال کی عمارتیں بہت کم لحاظ کرنے کے قابل ہیں۔ جو عمارتیں آگرہ میں دیکھی جاتی ہیں نہ تو زمانہ حال کی عمارتوں کے متعلق وہ طرز نکالا گیا ہے اور نہ ان کی کوئی بات ان عمارتوں کے متعلق دیکھی گئی

انگلستان کی کاشتکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے ۱۹۱۲ء سے اب تک کاشت میں گھوڑوں کا استعمال بڑہتا جاتا ہے۔ اور امسال قریباً ۲۰ لاکھ گھوڑے اس کام میں تھے۔

اٹلی سے خبر آئی ہے کہ نیپلیس بندرگاہ میں آگ لگنے سے بہت نقصان ہوا۔

امریکہ کے سفیر مسٹر ریڈ لاٹ ریڈ لنڈن میں مرے ہیں اور ارادہ ہے کہ ایک انگلستان کے جنگی جہاز پر اُن کی لاش امریکہ پہونچائی جاوے

برہما کے مسلمانوں نے ترکیوں کی مدد میں قریباً پچاس ہزار روپیہ چندہ اکر کے روانہ کئے ہیں۔

ہگلی ندی میں کئی ایک ناؤ میں جو سن لادے ہوئے تھیں آگ لگی اور قریباً ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا۔

لنڈن ایجوکیشنل کمیشن نے تجویز کی ہے کہ وسباشدوال سکول میں ایک کلاس کھولا جاوے جس میں برما کی صرف سکھلائی جاوے۔

فرانس کے ضلع شوزی میں آجکل بھیڑئیے جنگل سے نکل کر بستیوں کے قریب پہونچ گئے ہیں۔ اور وہاں اردگرد کے لوگوں کو بہت ستاتے ہیں۔ کیونکہ جنگلوں میں بہت برف پڑی ہوئی پائی جاتی ہے۔

کانپور کے پارسیوں کے سرگروہ مسٹر جمشید جی۔ بے لالہ نے وعدہ کیا ہے کہ اپنی بی بی کی یادگاری میں پرنس آف ویلیز ہاسپٹل میں عمارت بڑہانے کے لئے بیس ہزار روپے دینگے۔

ترکیوں اور یونانیوں میں کچھ تھوڑی بہت لڑائی پھیل رہی ہے۔ اور اب سننے میں آتا ہے کہ جنگی جہازوں میں مقابلہ ہوا۔ اور ترکی لوگ اپنے کنارے کی طرف سے تھوڑا لڑ کے واپس بھاگ گئے۔

امسال کی تجارتی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزرے سال ہندوستان کے اور صوبوں سے اس صوبہ پنجاب نے اٹھارہ کروڑ سے زیادہ کی تجارت کی ہے۔

۱۹۱۲ء کی نسبت رپورٹ ہے کہ معاملات کاشتکاری میں یہ سال بہت اچھا رہا ہے۔ لیکن دکھن سے گجرات تک۔

امسال چارے کی کمی رہی ہے اور حیدرآباد کی ریاست میں بھی مویشیوں کو اس دفعہ تھوڑی بہت تکلیف رہی ہے پس ۱۹۱۳ء کا شروع اچھا نہیں پایا جاتا ہے۔ اور اگر اس وقت پانی نہ برسے تو مغربی ہند کی فصل کے لئے بہت اندیشہ ہے۔

سفریجیٹ عورتیں اب تک ڈاکخانہ کی چٹھیاں جلانے اور برباد کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک صاحب جس نے سفریجیٹ کی مدد کے لئے ریل میں آگ لگائی تھی۔ جب سمن سے بلائے گئے تب اُنہوں نے کہا کہ چونکہ ہم سفریجیٹ ہیں۔ ہم حکم کی تعمیل نہیں کرینگے۔ پس اس مجسٹریٹ نے اُن کو وارنٹ سے گرفتار کر لیا۔

یونان سے خبر آئی ہے کہ یونانیوں نے ترکیوں سے بری آئین پر سخت لڑائی جیتی اور اُن کے گولے بارود میگزین میں آگ لگادی۔ اس نے جینہ کی سڑک یونانیوں کے لئے بالکل کھل جاوے گی۔

حضور وائسرائے صاحب کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے۔

اخبار کی بہار

سپیشل ٹرین رائل کمیشن کے ممبر جو لنکن سے اس اسٹیشن میں بھیجنے والے ہیں۔ جن کے آتے ہی ریسٹرن ریلوے نے ان کے سفر کے لئے جو سپیشل ٹرین تیار کروائی ہے۔ وہ بڑی شاندار ہے اس میں رہائش کا انتظام ایسا معقول ہے کہ اگر ممبران چاہیں تو اس میں سارے بھارت کا سفر کر سکتے ہیں۔ گاڑی میں تو بڑے بڑے برقی کمرے ہیں۔ جن میں چار تو ممبران کی رہائش کے لئے ہیں اور ایک کھانے کے لئے۔ ایک ان کرسٹین صاحب کے لئے جو عارضی طور پر کمیشن کے ساتھ لگائے جائینگے۔ ایک ریلوے سٹاف کے لئے۔ ایک رسوئی۔ ایک لاری کے لئے اور اسباب کے لئے ایک بڑے درجہ کا کمرہ ہے۔ کمیشن کے بارہ ممبر اور دو سکرٹری ہونگے کمیشن کے لئے جو علیحدہ چار کمرے ہیں۔ ان میں ایک نشست گاہ بھی بنایا گیا ہے۔ جہاں ممبر اپنے اجلاس بھی کیا کرینگے۔ بعض کمرے تو صرف ایک ایک شخص کے لئے ہیں۔ لیکن بعض کمروں میں ایک ایک عمدہ چارپائی کا انتظام کر دیا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر تکلیف نہ ہو۔ ایک کمرہ کے اندر ایک الماری اور ایک فولڈر میز اور گھومنے والی کرسیاں ہونگی۔ ادھر ایک حلقہ میں دو نہانے کے کمرے اور دو پاخانے ہونگے بعض کھڑکیوں پر نقش و نگار کر دیا گیا ہے۔ یہ وہاں کا کمرہ کسی قدر بڑا ہے اور اس کے نہانے کے کمرہ میں پھر اور چاندنی لگائی گئی ہے اور گرم اور سرد دونوں قسم کے پانی کا انتظام ہوگا۔ ساری گاڑی میں بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھے ہونگے۔ کرسیاں اور آرام کرسیاں مخمل سے ڈھپی ہوئی ہیں۔ تمام دریاں سبز رنگ کی ہیں۔ کھانے کا کمرہ بھی خوب سجایا گیا ہے۔ غرض اس گاڑی کو گھر کی طرح آرام دہ بنانے کی ہر طرح سے کوشش کی گئی ہے۔

مسٹر ہوایٹ لا ریڈ کی لاش پورے فوجی اعزاز کے ساتھ وکٹوریہ اسٹیشن میں لائی گئی۔ جنازہ توپ کی گاڑی میں رکھا گیا تھا اور امریکہ کی جھنڈی لگائی گئی تھی۔ رسالہ اور پیدل فوج کے لوگ بہ تعداد کی حیثیت سے ساتھ تھے۔ بہت سے باشندگان امریکہ بھی ساتھ تھے اور جس وقت جنازہ سفاتخانہ سے اسٹیشن کو جانے لگا تو اثنائے راہ میں یہ لوگ برابر اسے تعظیم دیتے رہے۔ پورٹ سموتھ میں پہنچنے کے بعد جنازہ گرو آور جہاز نکال دیا گیا۔ بحری فوج کے لوگوں نے کامل طور سے اعزاز و احترام کیا اور چھوٹی توپوں کی سلامی سر ہوتی رہی۔ جہاز وکٹری اور بندرگاہ کے دوسرے جہازوں کی جھنڈیاں نصف ستول تک نیچی کر دی گئی تھیں۔

بلغراد کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ اٹھارہ ترکی افسروں اور دو سو ستائیس سپاہیوں نے جنگی آمد و رفت کا راستہ یونانیوں نے روک دیا تھا۔ اگر ئیدا کے قریب اپنے کو اہل سرویہ کے حوالے کر دیا۔

قسطنطنیہ کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ تمام وہ افسر جو ستمبر سے رخصت پر گئے تھے۔ واپس طلب کئے گئے ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ چوبیس گھنٹے کے اندر آجائیں۔

دفاتر سکرٹری دہلی میں مجلس آئین و قوانین کے کمرہ کے اوپر ایک لائبریری قائم کی گئی ہے۔ جس میں بہت سی کار آمد کتابیں رکھی جاوینگی۔

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے کہ ۱۳ دسمبر کی تاربرقی الہ آباد سے شائع ہوئی ہے کہ شاہزادی زکیہ نے جو ایک عثمانی افسر کی زوجہ ہیں ان مصیبتوں اور بلاؤں سے جو ان کے ملک میں ہر حال میں ہوئی ہیں مایوس ہو کر خودکشی کر لی ہے۔ لولی بغاص کی شکست کے بعد اس نے اپنے محلسرا کے صحن میں ایک مچان بنوایا ہے۔ اس پر قالین بچھائے اور بچھونوں سے اس کی آراستگی کی۔ پھر کچھ دعائیں پڑھ کر اس مچان میں آگ لگا دی اور شعلوں میں ہلاک ہو گئیں یہ مضمون تار ہے۔ معلوم نہیں اصل واقعہ کیا ہے اور کیوں اس طرح جان دی؟

دہلی کے ایس۔ پی۔ جی کالج کو نئے شہر کے قریب ہی نہایت ہی عمدہ جگہ ملی ہے۔ تجویز ہے کہ دارالسلطنت کے لائق ہی کالج اس زمین پر بنایا جاوے۔ بنگال اور مدراس کے دو ہندوستانی مسیحیوں کی لیجسلیٹو کونسل میں شراکت حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ان میں سے مدراس والے صاحب تو نامزد بھی ہو چکے ہیں۔

زنانہ فارن مشنری سوسائٹی اس سال مختلف ممالک کو پینتالیس مشنری بھیج رہی ہیں۔ ان میں سے پندرہ ہندوستان کے لئے ہیں۔ یہ صرف ایم۔ ای مشن کی عورتوں کی سوسائٹی کی مشنری ہیں۔ دیگر سوسائٹیوں کے اور جانے والے تو زیادہ ہونگے۔

ستائیس دسمبر کو حسب انتظام سری رام پور میں ہندوستان اور لنکا کے طلباء کی کانفرنس فراہم ہوئی۔ سیرامپور کالج ہے اس میں نوجوان لائے گئے۔ تجویز درپیش ہے کہ انڈین کرسچن سٹوڈنٹ سوسائٹی قائم ہو جاوے جو ورلڈ کرسچن فیڈریشن کی ایک شاخ سمجھی جاوے۔ اس کی مراد یہ ہوگی کہ مسیحی جوان اس ملک کی ضروریات کو محسوس کریں۔ اس کانفرنس میں بولنے کے لئے۔ ڈاکٹر جون آر۔ موٹ۔ پادری جی ایس۔ ایڈی۔ پادری جے۔ آر۔ چیمبر۔ پادری ڈی۔ ایس۔ اذریہ۔ ڈاکٹر کے ایس تا۔ پادری ڈی۔ جے فلیمنگ اور پادری جوالیل داعظ دل صاحبان مقرر تھے۔

رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے بلقان آئیندہ چہارشنبہ کو جو کانفرنس ہوگی اگر اس میں ٹرکی کی شرائط ناقابل قبول ہوئیں تو وہ آخری پیغام جنگ کی صورت میں ہونگی۔ آج کانفرنس نے چند گھنٹہ تک اجلاس کیا اور جنگ کا جلسہ ملتوی ہوا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بہت کچھ اصلاح ہوئی ہے۔

لنڈن ۷ جنوری رویٹر کو یہ معلوم آئی ہے کہ رومانیہ چاہتی ہے کہ دریائے ڈینیوب کے کنارے ۱۱۰ مربع میل کا علاقہ اس کے حوالے کیا جائے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۲ پیدائش دنیا کا نظارہ

کوئی بھی مذہبی کتاب سوا بائبل کی کتاب پیدائش کے دنیا کی پیدائش کا عمدہ بیان نہیں بتلاتی۔ دنیا کی پیدائش کا نادر اور عجیب بیان مفصل طور سے انجیل کی پہلی کتاب میں جو اس نام سے ہی موسوم ہے صاف صاف پایا جاتا ہے۔ جس کی ابتدا یوں ہے ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ پیدائش ۱-۱ اور اس کے بعد مفصل بیان تمام مخلوقات کا پایا جاتا ہے۔ جس کا یہاں ذکر کچھ ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ لکھا ہے کہ خدا نے چھ دنوں میں دنیا کی تمام چیزیں صفحۂ عدم سے صورت ظہور میں لا کر اس دنیا کو آباد کر دیا اپنے کلام سے یہ کہہ کر کہ ہو جا۔ تمام حیوانوں نباتات اور جمادات کو وجود و صورت بخشی۔ اور سب سے پیچھے آدم کو جو تمام بنی آدم کا باپ ماجد تھا زمین کی خاک کر کے ایک پتلا بنایا۔ اور اس میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہوا اور تمام چیزوں کا سلسلہ قائم کیا اگرچہ اب کوئی بتا نہیں سکتا کہ وہ جگہ کہاں تھی۔ جہاں خدا نے اس دنیا پر ایک باغ عدن نام کا لگایا تھا جہاں اس نے آدم اور اس کی جورو حوا کو رکھا تھا۔ اس باغ میں رہتے ہوئے انہوں نے باوجود سب قسم کی نعمتوں اور آرام و عیش حاصل ہونے کے خدا کا ممنوعہ پھل کھا کر اور حکم عدولی کے گناہ کا مرتکب ہو کر قربت الٰہی کو کھو دیا۔ اور نہ صرف خود بلکہ ان کی اولاد بھی خدا کے حضور گنہگار ہو کر موجودہ صورت تک پہونچی ہے۔ اور اس وقت سے گناہ کی زیادتی ہونی شروع ہوئی۔ اور اب تک گناہ پر گناہ ہر ایک شخص سے ہوتے رہے۔ اور آدم زاد کی حالت بگڑتی چلی گئی۔ آہ یہ سب کیسا عجیب و غریب قصہ ہے اور یہ نظارہ کیسا حیرت انگیز ہے۔ نیستی سے ہست کرنے کا حکمتانہ اور عجیب کام سوا خدا کے کون کر سکتا ہے؟

ایک قدم اور آگے*

وقفہ بہ وقفہ سیکنڈ۔ گھڑیاں۔ رات اور دن مہینے اور سال گزرتے جاتے ہیں۔ اور نہ معلوم طور سے ہم اپنی زندگیوں کے ایام کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء نے ہماری زندگیوں کے ایک اور سال کو کم کر دیا ہے۔ یعنی ہم اپنی اپنی زندگیوں کے ایک سال اور قریب ہو گئے ہیں۔ اس سال موجودہ میں ہزاروں ہستیاں ہمارے دیکھتے دیکھتے صفحۂ ہستی سے معدوم ہو گئیں۔ ان لوگوں کو جو کل ہمارے درمیان موجود تھے آج ہم انہیں مرحوم کہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی شکلوں کا تصور ہماری آنکھوں میں پھرتا ہے۔ لیکن ہم ان کے وجود کو نہیں دیکھ سکتے۔ ان کی قبر کا نشان ہمارے لئے باعث عبرت ہے۔ ہاں ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا گزر جانے والی ہے۔ اور اس کی چیزیں بھی کیونکہ اس میں کسی شے کو قیام نہیں۔ بڑے بڑے درخت ہوا کے ایک تند جھونکے سے زمین پر گر پڑتے ہیں۔ موسم بہار کے بعد باد خزاں اپنا اثر دکھلاتی ہے اور ایک خوشنما باغ کی رونق کو بالکل برباد کر دیتی ہے۔ یہی حال انسانی زندگی کا ہے۔

لیکن حیرت ہے کہ انسان ان سب باتوں کو دیکھتا ہے اور پھر بھی چشم بصیرت نہیں کھولتا۔ غافل۔ چور اور خونی اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے۔ اگر ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم ہر لمحہ اپنی زندگی کی آخری منزل کی طرف دوڑتے جاتے ہیں۔ ہم نے ایک دن خداوند کے حضور حاضر ہونا ہے۔ تو کبھی اس قسم کی بد اخلاقی ہم سے سرزد نہیں ہو سکے گی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم خدا کا ایک وہمی تصور اپنے دل میں رکھتے اور اس لئے اس کے حکموں کے برخلاف چلتے ہیں۔

اپنی زندگیوں پر غور کرو

ہم تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر غور کریں کہ کیا خداوند کا خوف ہمارے دلوں میں ہے؟ ہم خیال کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص اس بات کو جانتا ہے۔ کہ خداوند ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اگر یہ ہے تو کیا ہم اپنی زندگیوں میں اس کی حضوری کو محسوس کرتے ہیں اور ہم نے سنہ ۱۹۱۲ء کو خداوند کی مرضی کے مطابق گزارا ہے؟ بیشک ہم میں سے بعض ایسے ہوں گے کہ جنہوں نے یہ سال خدا کی ہدایت کے مطابق گزارا ہوگا۔ اور وہ اس سال خدا کی خاص حضوری میں رہے ہوں گے۔ لاریب یہ لوگ مبارک ہیں۔ لیکن اکثر ہم میں سے ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے یہ سال شیطان کی خدمت میں بسر کیا ہوگا۔ ان کے قدم ایسی جگہوں میں گئے ہوں گے۔ جہاں ان کے جانے سے خداوند کو سخت نفرت ہے۔ ایسے لوگ اس سال نامبارک اور ہلاکت کے فرزند بنے رہے ہیں۔ ہم میں سے بعض ایسے ہوں گے کہ جنہوں نے یہ سال دنیا کو حاصل کرنے میں بسر کیا ہوگا وہ بھی نامبارک ہیں۔ کیونکہ ان کے قدم عارضی طور سے لبھانے والی چیزوں کی طرف گئے ہیں اور ان کے ہاتھوں نے وہ دولت سمیٹی ہے۔ جو پل بھر میں ان سے چھینی جا سکتی ہے۔ پس ان سب سے بڑھ کر بہتر حصہ اس سال انہوں نے چن لیا ہو کہ خدا کی خاص حضوری اور سلامتی میں رہے ہیں۔

زندگی ایک بہتر کتاب ہے

ہمارا ایک دن کا گزرنا ہماری زندگی کا ایک ورق ہے۔ اور جب ایک سال میں ۳۶۵ ورق کی زندگی کی کتاب تیار ہو جاتی ہے تو ہمیں اس پر ریویو کی ضرورت ضرور لاحق ہوتی ہے۔ کیا ہم میں سے کوئی اس کتاب کا ریویو بھی کرتا ہے؟ یہ کتاب نہایت دلچسپ بنتی ہے۔ اور اس کا مضمون دو قسم کی سرخیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ اول خدا کی خدمت دوم شیطان کی خدمت یہ کتاب ایسی نایاب ہے۔ اور اس قدر عجیب ہے کہ ہر روز کا ریمارک اس میں موجود رہتا ہے۔ آپ رات کو پلنگ پر لیٹ جائیں اور تمام دن کی کارروائی کا جو آپ کی زندگی میں ہوئی مطالعہ کریں۔ گویا ایک دست غیبی نے وہ ریمارک تمام آپ کی زندگی کی کتاب میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ وقت آپ کے لئے کیسا ناگوار

* موت کی گھڑی کا خوف اس سے پہلے سمجھنا چاہئے جو اگلے صفحہ پر ہے

کرتا ہوگا۔ جب آپ اپنی زندگی کے ورق پر شیطان کی خدمت کا مضمون دیکھتے ہونگے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی کی کتاب نہایت شستہ اغلاط و اسقام سے خالی۔ حقیقی عرفان سے معمور۔ خدا کی خدمت کے نقشوں سے مملو ہو تو آپ اپنی زندگی کی کتاب کو ایک ایسے مطبع میں شائع ہونے کے لئے بھیج دیجئے۔ جس پر آپکو پورا اطمینان ہو کہ اس مطبع سے میری زندگی کی کتاب عمدہ معنوں میں شائع ہوگی۔ اگر آپ اس سے غافل رہینگے تو یاد رکھئے کہ آپ کی زندگی کی کتاب بُرے معنوں میں شائع ہو کر تیار ہو جائیگی جس میں اغلاط و اسقام گناہ کے بدنما دھبے جسمانی خواہشوں کی مناسب سرخیاں درج ہونگی۔ کیا آپ خوشی سے اُن کا ریویو کرینگے؟ نہیں نہیں۔ آپ کف افسوس ملکر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائینگے اور ایک بڑی تصنیف آنے والی نسل کے لئے چھوڑ جائینگے۔

موت کی گھڑی

موت کہنے کو تو روح اور جسم کی جدائی کا نام ہے۔ مگر رنجیدگی اور خوشی اس کے وقت میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ تمام کائنات میں بے نظیر اور عبرت بخش ہے۔ ایک مردہ نعش جو کہ ہماری نظروں کے سامنے پڑی ہوئی ہے ہم کس حسرت سے اس پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ اور سرد آہیں بھرتے ہیں۔ یہ حالت ہمارے عزیزوں کی نعش تک ہی نظر کرنے پر محدود نہیں ہے بلکہ ایک مہیب دشمن کی نعش کو دیکھکر بھی انسانی تقاضا ہمیں ملول خاطر بنا دیتا ہے۔ گویا موت کا عالم قدرتی طور سے ہمارے کلیجوں میں چٹکیاں لیتا اور ہمیں مضمحل بنا دیتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جس میں انسان اپنے سے بڑھکر ایک اعلیٰ طاقت اور ایک زبردست ہستی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور دریائے حیرت میں غوطہ لگاتا ہے نیچرلی طور سے اس کا دل ایک زندہ اور زبردست ہستی کا قائل ہوتا ہے۔ اس کے اس فعل سے جو کہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہیں۔ اور وہ اسباب کو محسوس کرتا ہو کہ کوئی طاقت ہے جو زندگی اور موت پر حاوی ہے۔ اور دوسرے معنوں میں بھی زندہ ہستی اور زبردست طاقت خدا ہے۔ جو کل کائنات پر اپنی قدرت کاملہ سے مستحکم اور جاری ہے۔ ڈارون صاحب جو کہ ایک مشہور دہریہ تھے جب اُنہوں نے محسوس کیا کہ اب میری موت کی گھڑی نزدیک آئی تو وہ خدا کی اس زبردست ہستی کے قائل ہوگئے۔ اُن کے آخری الفاظ یہ تھے کہ میرے دل کے خیالوں نے مجھے خدا کی ہستی کا منکر بنا دیا تھا۔ ڈارون صاحب کا یہ فقرہ حقیقت میں منکران خدا کے لئے قابل غور ہے۔

ہماری زندگی کی خوش وقت گھڑیاں نیچر کے دلفریب نظارے قدرتی سامانوں کی نیرنگیاں جن کو ہم دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کون نہیں ہماری نظروں میں خیرہ بنا رہتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ایک زبردست طاقت ایک زندہ ہستی اور وہ خدا ہے خدا ہی نے نظام ہستی میں موت کے سلسلہ کو ایک ایسے طریق میں جاری کیا جس سے وہ اپنی قدرت کاملہ کا نقش اپنی ذی عقل مخلوق کو دکھلاتا ہے۔ اور یہ نہ صرف انسانی زندگی ہی تک محدود ہے بلکہ یہ عالم کل کائنات میں بھی پایا جاتا ہے۔ بزم قدرت کے ہر ایک سین پر نظر ڈالو جس کی کیفیت کا حظ اٹھاؤ گے صبح سے شام کا ہونا اور شام کے بعد رات کی سیاہ تاریکی انسان کی زندگی اور موت پر دلالت کرتی ہے۔ جو لوگ لطف قدرت کے جویاں ہیں۔ وہ اس نظارے سے اپنے لئے ایک گونہ کیفیت پیدا کر سکتے ہیں۔

مگر وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن تو مرنا ضروری ہو آؤ کھائیں پئیں اور عیش کریں۔ اُن کے لئے موت کا عالم خطرناک ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ مرنا تو ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم موت کی گھڑی کو جو کہ بذات خود ہولناک نہیں اپنے لئے ہولناک بنالیں۔ خداوند نے ہمیں ایک ایسا طریق بتا دیا ہے کہ جس سے ہم موت کی تلخی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ دنیا کے ہر ایک مذاہب میں اس کی بابت کچھ نہ کچھ تعلیم ملتی ہے۔ لیکن وہ تعلیم سب سے زیادہ موزوں اور مناسب اور قابل تسلیم ہے جو کہ مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہو چکی ہو۔ چنانچہ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے موت اور قبر پر فتح پائی۔ پس جس نے موت پر فتح پائی وہی آج بھی تیار ہے کہ ہر ایک انسان اُس کے ذریعہ سے موت پر فتح پا وے۔ وہ لوگ جو کہ موت کی وادی کے سائے میں ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں وہ خداوند یسوع مسیح پر سچے دل سے ایمان لائیں۔ تاکہ موت کا زور اُن سے جاتا رہے تمام کائنات میں اس سے بڑھکر کسی مشاہدہ اور تجربہ کی نظیر نہیں ملتی کہ خداوند یسوع مسیح کے علاوہ اور کوئی ہم کو موت سے رہائی دے سکے۔

ایڈیٹر آریہ پتر کا فیصلہ

آریوں کا انگریزی اخبار آریہ پتر کہ جو کہ لاہور سے نکلتا ہے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کے لکچروں کا ذکر کر کے آخر کار اپنا فیصلہ ایک ذیل کے فقرے میں نکالتے ہیں جس کو یہاں ہم درج کرتے ہیں

"This will be better than a thousand Gospels."

دہرم اور برہمچریہ دو باتوں کا ذکر کر کے وہ گائتری منتر کے رٹنے پر زور دیکر آخر کو مندرجہ بالا فقرہ لکھتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہو کہ ایسا کرنا ہزار انجیلوں سے بہتر ہے۔ ہم ایڈیٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے یا کسی آریہ صاحب نے دہرم کے تمام کام پورے کر دیئے ہیں اور برہمچریہ کے بھاری اصول جو بیان کئے ہیں کیا ان کے عامل بنے ہوئے ہیں اور اب ایسے نوجوانوں کو اس کی تحریک کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ کی تمام باتیں سچ اور برحق ہیں۔ پر اگر نہیں تو پھر ہم کہینگے کہ آپ کے یہ سب اصول صرف کہنے ماتر ہیں پر اُن کی عملی صورت کچھ نظر نہیں آتی تو پھر اس صورت میں آپ کا یہ فیصلہ اُڑ جاتا ہے اور کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اور اس کے برعکس یہ انجیل جس کی ہزاروں جلدوں کو آپ حقیر ٹھہراتے ہیں۔ اپنا معجزانہ کام کر کے تائب و عاجز گنہگار انسان کو تسلی اور تشفی دیتی اور ابدی زندگی کی راہ بتاتی ہے۔ گائتری پڑھتے پڑھتے زمانے گذر گئے مگر گناہ کا علاج نظر نہ آیا۔ ہم ادب سے بتانا چاہتے ہیں کہ گناہوں کی معافی از روئے انجیل خداوند یسوع مسیح سے حاصل ہو سکتی ہے اور بس۔



اقتباس

خوابوں کی قدر

مصری اور بابلین خوابوں میں بڑا اعتقاد رکھتے تھے - خوابوں کی تعبیر کرنا بڑے عالم و فاضل لوگوں کا کام تھا - اہل فارس بھی خوابوں کی بڑی قدر کرتے تھے - کہتے ہیں کہ سائرس کو خواب میں جس کی والدہ نے اس کو تمام دنیا کا بادشاہ دیکھا تھا - چینیوں کے خیال خوابوں کی نسبت عجیب تھے - وہ خیال کرتے تھے کہ آسمان کا بادشاہ دنیا کے بادشاہ وقت پر اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے - شاعر ہومر نے لکھا ہے کہ خواب جو دیوتاؤں کی طرف سے جو پاتال رہتا ہے آتے ہیں - یونانی اور رومی خیال کرتے تھے کہ دیوتاؤں پر دیوتاؤں کی طرف سے خوابوں میں مکاشفے ہوتے ہیں - ہندوؤں میں خوابوں ہی سے تمام زندگی کے حالات کھلتے ہیں - شمالی امریکن انڈینس خوابوں کو بہت قدر افزا امر سمجھتے ہیں - اہل اسلام کے خیال میں اچھے خواب خدا کی طرف سے اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے مانے جاتے ہیں - ڈاکٹر فٹو -

---

پوشاک کی زیبائش - کہتے ہیں کہ ایک پادری صاحب کسی امیر لیڈی کی ملاقات کے لئے گیا - اس لیڈی صاحب نے اپنے تیار ہونے اور کپڑے بدلنے میں بہت دیر لگائی اور بڑی دیر کے بعد جب وہ آئی تو وہ بڑے قیمتی فاخرہ لباس سے ملبوس تھی - اس کو دیکھ کر وہ پادری صاحب رو پڑے - لیڈی صاحبہ اس کا سبب پوچھنے لگیں - پادری صاحب کہنے لگے اے میم صاحبہ میں اس لئے روتا ہوں کہ ایک غیر فانی وجود ایسے بدن کی آراستگی اور زیبائش میں جو کیڑوں کی خوراک ہے اپنے قیمتی وقت کو صرف کرتا ہے - جو صرف اس کی عاقبت کی تیاری کے لئے مخصوص تھا - این - ای -

مفید کہانی

بائیبل سے چور کی تبدیلی

ذکر ہے کہ گوئمال کے مشن کے گرجہ میں ایک کیتھولک عیسائی بطور دل لگی کے آیا اور عبادت کے ختم ہونے پر ایک بائیبل جو پاس رکھی تھی چرا کر لے گیا - اور گھر پر جا کر اس نے اسے پڑھنا شروع کیا جس سے اس کی آنکھیں کھلنی شروع ہوئیں - کیونکہ ایسی عجیب باتیں اس نے پہلے کبھی نہ سنی تھیں - اور پھر اسی گرجہ میں جا کے بار بار اس کی سچائی کی جانچ کی اور آخر کار قائل ہو کر کیتھولک ایمان کی غلطیوں کو معلوم کر لیا - اور خود مجبوراً اپنی کلیسیا کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر ایک پروٹسٹنٹ مسیحی بن گیا - خدا کے کلام کی روزانہ تلاوت دعا کے ساتھ ہر مسیحی کی آنکھیں کھولتی ہے - اور روز کی برکت بڑھتی ہے - پس دیکھو کلام الٰہی کا پڑھنا کہاں تک سودمند ہے ؟ ایم - ایم

کار آمد کتابیں

(۱) فہرست قرآن رومن اُردو قیمت فی جلد ۸ ر

(۲) لفظ "روح" کی بابت مندی تفسیر گرجہ میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ - ڈی - گریسوالڈ قیمت ۲ ر

(۳) مسلمانوں میں منادی کرنے کا طریقہ - یہہ کتاب پادری ای - ایم ویری - ڈی - ڈی کی تصنیف ہے - فی کاپی ۲ ر

(۴) پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی گورمکھی حروف ایم بڑھا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے -

مجلد بہ طور قیمت ۴ ر

منیجر کرسچین بک سٹور لودیانہ پنجاب

پھولوں کی کیاری

ا - اے کاش کہ لوگ خداوند کے آگے اُس کی رحمت کی اور بنی آدم کے آگے اس کے عجائب کاموں کی ستائش کریں - وے اس کو لوگوں کے مجمع میں بلند کریں - اور بزرگوں کی مجلس میں اُس کا شکر کریں -

ب - وہ نہروں کو صحرا بناتا ہے - اور پانی کے چشموں کو سوکھی زمین کر ڈالتا ہے - اگانے والی زمین کو شور کر ڈالتا ہے اُن کی شرارت کے سبب جو وہاں بستے ہیں - وہ بیابان کو جھیل بنا ڈالتا ہے - اور خشک زمین کو چشمے بنا دیتا ہے - وہاں وہ بھوکوں کو بساتا ہے - تاکہ وہ آبادی کے لئے وہاں شہر تیار کریں اور کھیتی کریں اور انگوروں کے باغ لگاویں - اور افزائش کا پھل جمع کریں - وغیرہ وغیرہ

ج - وہ امیروں پر ذلت ڈالتا ہے - اور ایسا کرتا ہے کہ وہ جنگل جنگل بے راہ بھٹکتے پھرتے ہیں - وہ ناکساروں کو اُن کی عاجزی سے بلند کرتا ہے - اور ان کے گھرانوں کو گلہ کی طرح بناتا ہے -

د - صادق لوگ دیکھینگے اور مسرور ہونگے - اور سارے بدکاروں کا منہہ بند ہوگا -

ہ - وہ کونسا عاقل ہے جو اِن چیزوں کا دھیان رکھے وے خداوند کی رحمتوں کو خوب سمجھینگے - زبور ۱۰۷ : ۲۱ سے ۴۳ تک -

---

بمبئی کی کل آبادی ۹ لاکھ ۷۹ ہزار ۴۵ آدمیوں کی نکلی کلکتہ کی آبادی ۸ لاکھ ۹۶ ہزار ہے - اس لئے بمبئی ہندوستان میں اول نمبر کا شہر ہے - اور تمام برٹش سلطنت میں بلحاظ آبادی دوسرے درجہ کا شہر ہے -

مراسلات

راولپنڈی میں کرسمس ڈے

۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو بڑے دن کے موقعہ پر خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کی خوشخبری غیر قوم لوگوں تک پہونچانے کا ایک بہت عمدہ اور کارگر طریقہ۔

معزز ناظرین! اس سال راولپنڈی شہر مشن ہائی سکول کے ہمارے معزز اور بزرگ ہیڈ ماسٹر صاحب نے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء کو بروز منگل شام کے وقت ۷ بجے تقریباً سب ایلڈران و بزرگان و ممبران کلیسیا راولپنڈی کو ایک جگہ میں جمع ہونے کی دعوت دی اور اس میٹنگ میں خداوند کریم سے دعا مانگ کر اور اس کی ساری برکتوں اور وعدوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے ایک بہت عمدہ تجویز پیش کی کہ تمام راولپنڈی شہر صدر چھاؤنی میں کئی ہزار اشتہاروں کے وسیلے سے کوشش کر کے ہر ایک آدمی کو مسیح کی پیدائش کی خوشخبری بڑے دن پر سنائی جائے۔ تاکہ ہر ایک کو فائدہ ہووے۔

نیز سارے شہر کا ایک نقشہ بڑے تپاک اور کوشش سے تیار فرمایا۔ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو صبح کے وقت وہ دو مسیحیوں کو شہر کی ہر ایک گلی کوچہ۔ بازار۔ مندر۔ مسجد۔ اور بڑی بڑی جگہوں اور نشست گاہوں۔ گزرگاہوں میں جا کر اشتہارات تقسیم کرنے کی ہدایت کی تاکہ بشارت کا کام بخوبی طرح کریں۔

پہلے بڑی خوشی کی خبر ہے کہ بہت سے مسیحیوں نے اس کام میں دلچسپی ظاہر کی۔ خاص کر مسیحی طالب علموں نے مدد دی۔

دوسرے یہ کہ اشتہارات ہر ایک بازار گلی میں۔ بلکہ ہر ایک آدمی کو خوشی کی خبر پہونچائی گئی۔ لوگوں نے بڑے شوق سے اشتہارات پڑھے اور کسی قسم کی بد خلقی اور رکاوٹ درپیش نہ آئی۔ اور بعض مشہور جگہوں پر اشتہارات دیواروں کے ساتھ چسپاں کئے گئے۔ اس کام میں دیسی اور پردیسی مشنری اور مناد ان صاحبان نے تہ دل سے مدد دی۔ سو میری خواہش ہے کہ اس تجویز کو جو بہت کارگر ثابت ہوئی ہے مد نظر رکھیں اور اگر ممکن ہو تو اس سے بھی بہتر تجویز نکال کر اپنی اپنی جگہوں میں اور شہروں میں بڑے دن کے موقعوں پر خاص طور سے ایسا ہی کیا کریں۔ کیونکہ یہ ایک بہت اعلیٰ اور نیا طریقہ ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس کام میں مدد اور بڑی دلیری دی ہے۔ اس کی تعریف ہمیشہ تک ہر فرد بشر سے کیجاوے۔ آمین ثم آمین

فقط سلامتی ایل بتصول طالب علم مشن ہائی سکول
راولپنڈی شہر

مذکورہ بالا اشتہار کا نمونہ ہدیہ ناظرین ہے۔

مژدۂ عام

فرشتے نے گڈریوں سے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری امت کے واسطے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا

یعنی

یسوع مسیح

معزز ناظرین۔ تقریباً ۱۹۱۲ سال گذرے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کی معرفت جہان کو مندرجہ بالا خوشی کی بشارت پہونچائی جو ہر فرد بشر کے لئے ہے۔ اور آج آپ کو بھی خاص طور پر پہونچائی جاتی ہے۔

واضح ہو کہ یہ دن جو **کرسمس ڈے یا بڑے دن** کے نام سے نامزد ہے۔ حقیقت میں دنیا کے واسطے بڑا دن ہے کیونکہ یہ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کا دن ہے۔ جس کے وسیلے سے جہان کو کثرت سے بے بہا لازوال برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جن میں سے چند ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

اول۔ اس کے وسیلے سے جہان میں نور چمکتا ہے۔ گناہ دکھ درد دور ہوتا ہے اور زندگی کا نور ہمارے دلوں پر روشن ہوتا ہے۔ یسوع نے کہا کہ دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے وہ اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔“ (یوحنا ۸: ۱۲)

دوئم۔ اس کے وسیلے سے گناہگار انسان کا خدا سے میل ہوتا ہے۔ ہم بذات خود گندے ہیں۔ اور ہمارے اچھے سے اچھے کام بھی خود غرضیوں اور خود ستائیوں سے ملبس ہیں اور اپنے اوصاف پر بھروسہ کر کے کوئی خدا کے حضور ہرگز سرخرو نہیں ہو سکتا پر خدا کا شکر ہے کہ اس نے خداوند **یسوع مسیح** کے وسیلہ اس دیوار (یعنے گناہ) کو جو درمیان میں حائل تھی ڈہا دیا اور صلیب کے وسیلہ ہمارا خدا سے میل کر دیا۔ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ ایک درمیانی بھی ہے۔ وہ **یسوع مسیح** ہے۔ (۱ تمطاؤس ۲: ۵)

سوئم۔ اس کے وسیلے سے ہمیں گناہوں کی معافی ہمیشہ کی زندگی اور ابدی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ سب نبیوں نے اس پر گواہی دی ہے کہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے اس کے نام سے اپنے گناہوں کی معافی پاوے (اعمال ۱۰: ۴۳) ”خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے“

عزیز ناظرین! ذرا غور فرما کر دیکھیں کہ آیا مذکورہ بالا برکتیں آپ پر بھی نازل ہوئی ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو خداوند **یسوع مسیح** آپ کو دعوت دیتا ہے۔ کہ ”اے تھکے ماندہ۔ میری طرف آ اور میرا جوا اپنے اوپر اٹھا اور مجھ سے سیکھ تو تیری جان آرام پائے گی۔ کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں۔“ خدا کرے کہ یہ دعوت آپ لوگوں کے لئے خاص وسیلہ ہو کر نجات اور ابدی زندگی کا باعث ہو۔ آمین ثم آمین

تاریخ انتقال

عالیجناب نواب محمود حسن مسیحی پروپرائٹر۔ مشنری رئیس لکھنؤ رحمتہ المسیح مصلوب العلیہ "خلد آشیاں"

از "بلبل ہند" بھگوان داس کشتہ فیض آبادی "ستارۂ ہند"

آنریری اڈیٹر اخبارات "مشنری" "فرشتہ" "یتیم"۔ سابق اڈیٹر "آریہ پترکا" آنریری چیف سکرٹری (آئی۔ ایس۔ سی) و سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انڈیا سروسز سوسائٹی۔ ہیڈ ماسٹر مشن بورڈنگ سکول (بابت پور چھاؤنی بنارس)

کیا لکھے دلا گردوں کے ستم ہو محو فغان دگر یہ قلم
ہر سمت نظر ہیں ہے رنج والم چھائی ہو غضب تاریکی غم
وہ مالک ملک سخندانی وہ ناظم و ناثر لاثانی
وہ غیرت خسرو خاقانی استاد زبان ہند و عجم
وہ مصدر دانش ذہن و ذکا وہ مرکز عقل سلیم و رسا
وہ مخزن شوکت و مجد و علا وہ معدن عزت و جاہ و حشم
وہ پیش رو آئین وفا آئینۂ نیکی و صدق و صفا
وہ نجم مروت ماہ سخا وہ مہر عنایت ابر کرم
وہ سیفی جوہر تیغ زباں وہ بحر فصاحت سحر بیاں
وہ منشی ذی جودت ہمہ داں وہ مجمع خوبیہائے اتم
وہ نواب محمود حسن جو تھے گوہر دریائے لیاقت کے
افسوس جدا ہو کر ہم سے ہوئے زیب وہ ایوان ارم
احباب و اعزا کو ہے قلق کچھ ہوش و حواس نہیں مطلق
ٹکڑے ہوتا ہے سینہ شق وہ حشر کا برپا ہے ماتم
سب تیغ الم کے ہیں گھائل بیتاب و طپاں شکل بسمل
بے چین جگر مغموم ہے دل سینہ سوزاں دیدہ پرنم
اک روز گرے وہ گھوڑے سے جراءت سے سوار ہوئے اٹھکے
افسوس بہت مضروب ہوئے اور اس پہ بڑھاپے کا عالم
اس حال سے چھوٹ نہ تھے اصلاح حال نجانے گھیر
چلے تھے یہ سب کی تھی قضا عازم ہوئے سوئے ملک عدم
گو صدمہ کشتہ ہے بھاری لیکن ہو اس سے زاری
ہے حکم قضا سب پہ جاری ہیں راہ شکیب میں رکھو قدم
سیفی کا جو سال وفات لکھا دل ہائے کشتہ کا ٹوٹا
شمشیر زبان آرائی کا لوٹ گیا جوہر آہ الم
۱۹۱۳ء

قطعہ تاریخ وفات

منشی دھرم پال فرشتہ رئیس بنارس

(از قلم منشی بھگوانداس کشتہ)

باسلم ذوی مراتب شاگرد و نیک داغ
وہ دھرم پال صاحب شاعر تھے جو کہ نامی
جب کی انہوں نے رحلت دل نے کہا بحسرت
تاریخ لکھ کشتہ۔ فرشتہ نے اب قضا کی
۱۹۱۳ء

تاریخ عقد ثانی

جناب پادری مسٹر پال صاحب۔ بی۔ ڈی مشنری انچارج

(از قلم منشی بھگوانداس کشتہ)

تمہاری دوسری شادی کا سنکر حال اے پال
مٹایا غم خدا نے دو جہاں نے جان مضطر کا
مبارک ہو تو تمہیں یہ شادی ثانی مبارک ہو۔
ہوا غم دور بیتابی گئی؛ درد جگر سرکا۔
خوشی دونی دو چند ان عیش ہو رنج نہ بڑھے رحمت
رہے دلشاد و صحت سے نہ دیکھو جبر دلبر کا
جگر کو چین ہو دل کو خوشی ہو پہلو کو آسائش
رہے بس خرمی سے سینہ رشک فزا گل تر کا
مے دو آتشہ سے تم رہو مسرور و خوش دائم
لبیکی چشم میگوں جام ہو صہبائے احمر کا
قد بالا کسی کا دے دو بالا عیش خاطر کو
ہو گیسوئے دوتا میں لطف بوئے مشک عنبر کا
کشتہ سے سنو تاریخ اپنے عقد ثانی کی
سدا مسرور ہو چکھو مزا قند مکرر کا
۱۹۱۳ء

صحبت و تربیت

ہمارے یہاں تربیت اولاد کا الہ زیادہ تر تعلیم و تلقین و نصیحت و پند جزو توبیخ یا زدو کوب کو سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہ تمام وسائل جب تک کہ لڑکے ایک معتد بہ زمانہ تک عمدہ سوسائٹی میں نہ رہیں۔ اکثر صورتوں میں محض فضول اور بیکار ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی عمدہ اثر دلوں پر ہوتا بھی ہے تو وہ نقش بر آب کی طرح جلد زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن سوسائٹی کے اثر سے عمدہ اخلاق رفتہ رفتہ طبیعت ثانی بنجاتے ہیں۔ اسی سوسائٹی کے اثر سے اہل یورپ کے اخلاق اصولاً ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور اسی سوسائٹی کے میسر نہ ہونے سے ہم لوگوں کے اخلاق و عادات میں باہم زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے لڑکے جب کسی درسگاہ میں آتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کو کچھ سکھلایا جائے اور یاد کرایا جائے زیادہ تر اسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ جو کچھ وہ اپنے گھروں سے سیکھ کر آئے ہیں اُس کو بالکل اُن کے دلوں سے بھلا دیا جائے۔ قطع نظر اُن عام خرابیوں کے جو ہم ہندوستانیوں کے اخلاق اور معاشرت میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ ہم خاصکر اُن چند مصیبتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو بالخصوص ہماری قوموں کیساتھ

منسوب کی جاتی ہیں جیسے مذہبی تعصبات - باہمی نزاع - بدگمانی - کاہلی - تن آسانی - تضیع اوقات - ادائے فرض میں سستی کرنا - غصہ - بے اعتدالی وغیرہ -

(خادم قوم گشتہ)

صدائے شہر خموشاں

ازمنشی بھگوان داس گشتہ فیض آبادی اوڈیٹر "فرشتہ" - ہیڈ ماسٹر مشن بورڈنگ سکول بنارس

خط

پیاری اماں لیجئے میری خبر
یاد ہے وہ مجھ کو حالت آپکی
یا ذرا آنکھوں سے اوجھل ہوگیا
ہوگے اپنے قلب سے بے اختیار
دل کو تھامے ہر طرف پھرنے لگیں
جو نکلتا اس سے کہتیں بیچ کر
یاد ہی میں ہوں سری اماں کہ اب
یاد ہر وقت آپ آتی ہیں مجھے -
جب نہیں ملتیں تو رو دیتا ہوں میں
کوئی بھی اب کھانے پینے کیلئے
اب منانیوالا ہی بتاؤ ہے کون
بال الجھے ہیں تو الجھے ہی سہی
کوئی بھی خط آپ نے بھیجا نہیں
آپ نے تو بھی کچھ لکھا نہیں
پیشوائی کیلئے آیا تھا کون
مدے جاسی وہاں بیٹی نہیں
امتحاں ہوتا ہے کوئی ہاں نہیں
پاتے ہیں لوگ وہاں انعام بھی

ہو گئیں کیوں آپ مجھسے بیخبر
جب نہ دیکھا مجھکو تھوڑی دیر اگر
یا نہ پائی دو گھڑی میری خبر
ڈھونڈنے نکلیں مجھکو سر پٹ کر
اک قدم اندر تو اک دہلیز پر
میرے بچے کو کہیں دیکھا ادہر؟
ایک مدت سے نہیں پوچھی خبر
دیکھتا ہر سو ہوں آنکھیں پھاڑ کر
دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام کر
منتیں کرتا نہیں وہ دوپہر
میری اماں کس پہ بیٹھوں روٹھ کر
گرد و غبار پہ ہے تو پھر وہ سے جسقدر
ہوتی تھا بس کاش اسی کو دیکھ کر
طے ہوا کتنے دنوں میں یہ سفر
آپ مہماں آجکل ہیں کس کے گھر
اور پہناتے ہیں فرشتے تاج سر
ہے ترقی منحصر کس امر پر؟
جلدی جلدی پاس ہوتے ہیں اگر

کچھ وہاں کرکٹ کا بھی سامان ہے
آپ نے میرے لئے کیا کیا لیا
یاد ہے وہ مجھ کو کہنا آپ کا
دانکے باغوں میں نہیں آتی خزاں
میری اچھی اماں میرے واسطے
کچھ کھلونے کچھ مٹھائی بھی ضرور
دیئے کا بیت بھی اچھا سا ایک
اور کیا مانگوں نہیں آتا ہے یاد
لیکن ان فرمائشوں کی وجہ سے
میں نہیں کچھ چاہتا آپ آیئے
آرزو ہے آپ کے دیکھوں قدم
آرزو ہے کہ کہے اماں یوں پکار
آپ کچھ ناراض شاید ہو گئیں
آیئے اب ضد کی باتیں چھوڑ دیں
میں نہیں کچھ چاہتا بس آیئے
اور اگر شاید کہ مجبوری ہے آپ
پھر تو فوراً بھیجئے خط کا جواب
الغرض لکھا بڑی حسرت کیساتھ
گھر سیہ تھا غم کا مارا سو رہا
خوش ہوا بیٹا جو پایا ماں کا خط

کھیلتے ہیں ٹائمس ست بہشت تر
ہیں نہ مانوں گا نہ لائیں کچھ اگر
منتیں بیٹا بہت ہیں چھینٹ پر
رہتے ہیں بیوت بھلے دائم شجر
میوے اچھے اچھے لانا توڑ کر
اور ایک چھوٹی سی چھڑی بھی دیکھکر
جیسا مجھ کو لادیا تھا پیشتر
میرے قابل چیز جو آئے نظر
دیر آنے میں نہ کیجئے کا ادہر
آپ کو اللہ پہونچائے ادہر
آرزو ہے سر کو رکھوں پاؤں پر
آرزو ہے یہ کہ لپٹوں دوڑ کر
میری اماں مجھ پہ غصہ اس قدر!
آیئے اب ہٹو کو رکھتا طاق پر
آیئے بیٹا پڑا ہوں خاک پر
ختم کر سکتی نہیں اپنا سفر
بن گئی ہے اب تو میری جان پر
نا امیدی آگے آگے راہبر
خواب میں خط کا جواب آیا نظر
یوں لگا پڑھنے وہ اس کو کھولکر

کھینچ لاتا ہے جب دام اجل
پیشوا ہوتا تھا وہاں وہ میاں
یاں نہ مہماں ہے کوئی میزباں
جیسے جیسے ہیں عمل وہ ویسے ہی
یاں نہ کچھ کھانے پینے کی ہے فکر
جو وہاں بستے ہیں یاں پاتے ہیں حج
نعمتیں ہر قسم کی موجود ہیں -
لیکن ان کو بس وہی پاسکتا ہے
خواب ہے جس وقت ہوگا ہوشیار
بعد کہیں جائے نہ تیرا اضطراب
لیکن اتنا میں سمجھتی ہوں ضرور
جان جائیگا کہ میری جا یہی ہاں
عیش بعد مرگ جنہیں جسکو زوال
دولت دنیا ہے حادثہ یہ قدیم
ہوئے حرفوں میں لکھا ہو پہلے
نور افشاں میں دیکھیں خط
ہوگئے مایوس آج یہ لکھا ہوا خط
ناگہاں یہ کان میں آئی بھنک

وہ نہیں جاتا یہاں سے لوٹ کر
عمر رونا کا عاصیوں کا چارہ گر
یاں نہ ویرانہ نہ بستی کا اثر
اس جہاں میں آکے پاتا ہے ثمر
نہ زراعت نہ تجارت کا اثر
یہ ہر خرمن گاہ وہ کھیتی کا گھر
سچ کہا تھا میں نے تجھ سے پیشتر
جس پہ ہو میری طرح رب کی نظر
اور جانے کا گئیں اماں گزر
میرے پیارے یہ بتا مجھ کو پسر
جب کرے گا غور میرے حال پر
عیش سے راحت سے کرتی ہوں بسر
راحت ایسی جو ہمیشہ ادج پر
لٹنے لٹنے کا نہیں اس کو خطر
تاکہ جلدی سے گشتہ دیکھکر
جلد ہو نامہ نگاروں کو خبر
ایک کونے میں مکان کے بیٹھ کر
بابو صاحب کیا یہی ہو تا رگھر -

جب ملی مجھ کو فراغت کام سے
لادیا ہے دور کی دیکھو خبر
(از بھگوان داس گشتہ فیض آبادی)

جواب خط

اے میرے پیارے میرے لخت جگر
تو سلامت رہ جہاں میں رات دن
یا الٰہی مدتوں پھولے پھلے
یہ ادا بچپن کی تیری بھاگئی
تیری ماں تیری ترقی پر نثار
تیرے لعل اب تو بھاں اور یہاں
ریل کا کیا ذکر اور کیسا جہاز
اس سفر کو لوگ مرنا کہتے ہیں

اے میرے جانی میرے نور نظر
جب تلک دنیا میں ہیں شام و سحر
تیری نخل کامرانی کا شجر
بھیجنی چاہی جو تو نے یاں خبر
چوم لیتی ہاتھ بس چلتا اگر
اب تمنا ہے میرے ملنے کی نذر
ایک دم میں طے یہ ہوتا ہے سفر
ہے نہیں ہرگز کسی کو بھی خطر

قادیان کی نیوگ فہمی

اخبار لائیل گزٹ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۸ بحوالہ بدر قادیان تحریر کرتا ہے کہ عیسائی مذہب میں نیوگ جائز ہے - جس کی تائید میں پیدائش ۳۸ : ۸ کا حوالہ دیتا ہے - اور اوڈیٹر لائیل گزٹ بھی دبی زبان سے کہتا ہے کہ ظاہراً نیوگ کا ثبوت ملتا ہے - اگر ہمارے یسوعی احباب ان آئیتوں کی کوئی اور تفسیر رکھتے ہوں تو ہم ان حقائق اور معارف

سے بے خبر ہوں تو براہ نوازش مطلع فرما دیں۔ ہم اپنے خیال رجوع کرنے کو تیار ہیں۔ ہمیں کوئی ضد اور تعصب نہیں۔

میرے خیال میں یہ پرچہ قادیان کی دیدہ و دانستہ ناحق مسیحی مذہب پر بیجا (الزام) ہے۔ کیا کسی آریہ صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ پیدائش ۳۸: ۹ کا معاملہ ستیارتھ پرکاش کے نیوگ کے عین موافق ہے۔ اگر قادیان سے کوئی نیا نیوگ نکلا ہو تو شاید اس نیوگ کے موافق ہو۔

آریہ نیوگ میں اول مرد اپنی اصلی اور پہلی عورت کی موجودگی میں دوسری عورت کو جائز بچے پیدا کرنے کی مدد دے سکتا ہے اسی طرح عورت اپنے پہلے اور اصلی خاوند کی موجودگی میں غیر آدمی سے مدد حاصل کرکے جائز بچے حاصل کرسکتی ہے۔ دوئم۔ ان کا یہ تعلق ایک مدت کے لئے عارضی ہوتا ہے۔ پھر اُن کو مدد دینے اور مدد حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے بائبل میں یہ دونوں باتیں نہیں۔ اس کو نیوگ کہنا قادیانی فلاسفی کا ڈھکوسلا ہے اور اپنی سیرت اور طینت کا اظہار ہے۔ مسمات تمر کا خاوند عیر مرچکا تھا تو عیر کے باپ نے اپنے اس سے چھوٹے بیٹے کے ساتھ اس کا جائز تعلق بنایا۔ پیدائش ۳۸: ۸-۱۰ پھر وہ بھی مارا گیا۔ ۱۰ آیت تو عیر نے اپنے چھوٹے بیٹے کے لئے تجویز کی ۱۱ آیت۔ اس قانون کی اصل منشا یہ تھی کہ ایک شخص کی وراثت دوسرے خاندان میں یا دوسرے شخص میں خلط ملط نہ ہوجائے۔ اس میں نیوگ مندرجہ ستیارتھ پرکاش کی بو بھی نہیں۔ جس کا ذکر ہم اوپر کرآئے ہیں۔ باقی رہا معاملہ لوط کی بیٹیوں کا سو وہ بائبل میں کسی جگہ نہیں دکھلایا گیا کہ یہ قانون کی یا شرع کی بات تھی۔ بلکہ یہ اُن کی دلی بات تھی۔ سو بائبل میں ہرگز نیوگ کی تعلیم نہیں اور نہ اس کا کسی زمانہ میں رواج ہوا بلکہ بائبل کی تعلیم ہمیشہ ایک مرد اور ایک عورت کا نکاح ہونا جائز ٹھہراتی ہے۔ ایسی تعلیم کی موجودگی میں نیوگ کا کہاں دخل؟ اس لئے آئندہ ایسے افترا سے باز آئیے۔

خادم۔ این۔ ایل از خوشاب۔

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

اس واسطے اب ہمیں بہت کچھ یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ رسولوں کا تجربہ کیا تھا بلکہ یہ کہ انہوں نے کیا سکھلایا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے خود کس طرح روح القدس حاصل کی۔ بلکہ انہوں نے اوروں کو سکھلایا کہ وہ کس طرح روح القدس حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے دلوں میں سے پہلے جمے ہوئے خیالوں کو نکال دیں اور محض خدا کے کلام کی آواز کو سنیں تو ہم جیسا کہ اب دیکھتے رہے ہیں دیکھینگے کہ اس امر کی نسبت خدا کا کلام بہت ہی صاف اور سادہ ہے کیونکہ پنتیکوسٹ کے دن بھی رسولی تعلیم ایسی ہی صاف تھی جیسا کہ رسولی تجربہ عجیب تھا۔

اگر کوئی ایسا وقت تھا۔ جبکہ خدا کی حضوری نے انسانی جسم کو بھرا ہے۔ انسانی دل کو جلایا ہے۔ اور انسانی لبوں کو غلطی سے مبرا کرکے ٹھیک تعلیم سے ملہم کیا ہے تو وہی وقت تھا۔ جبکہ پطرس نے پنتیکوست کے دن اپنا بڑا وعظ سنایا۔ طاقت کا عظیم مسح حاصل کرکے وہ سرتاپا سرگرمی مجسم ہو رہا تھا۔ سچائی کا خدا خود اُس کے وسیلے بولا اور اپنی ہدایت اور تعلیم سے اپنے الٰہی کلام سے بھیڑ کی اس پکار کا "ہم کیا کریں" جواب دیا۔ دیکھو وہ کیا فرماتا ہے۔ "تب پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہ کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے"۔ (اعمال ۲: ۳۸) الکلام کے بہت سے مقامات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ بپتسمہ ایک رسم تھی جو مسیح پر بطور گناہ بردار کے ایمان لانے کے ادا کی جاتی تھی اور اس طرح سے خدا نے پطرس کے وسیلے اس بڑی سچائی کو سکھلایا۔ کہ **روح القدس کو حاصل کرنے کی دو بڑی شرطیں ہیں۔ توبہ اور گناہوں کی معافی کے لئے مسیح پر ایمان** سوائے اس کے اور کوئی شرط درکار نہیں ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح پر ایمان لاؤ (اور اس طرح سے بپتسمہ پاکر) روح القدس کی بخشش حاصل کروگے۔ وہ کام ہم نے کرنے ہیں۔ اور تب خدا ہمارے لئے ایک کام کریگا۔ اگر تم یہ دو کام کروگے تو خدا فرماتا ہے تم حاصل کروگے وعدہ بالکل صاف ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان کا کوئی حق نہیں ہے کہ "توبہ" اور "ایمان" اور "تم پاؤ گے" کے درمیان کوئی شرط لگا دیوے۔ جبکہ خود خدا نے کوئی اور شرط نہیں رکھی۔ اگر کوئی سچ دیانت داری سے توبہ کرے اور اپنے گناہوں کی معافی کے واسطے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوے تو خداوند کا یہ وعدہ کہ "تم پاؤ گے" ضرور پورا کریگا خواہ آسمان گر جائیں۔

اس لئے خدا کے فرزند کے لئے کہ جو دبدھے میں ہے۔ کہ اس نے روح القدس کی بخشش حاصل کی ہے۔ یا نہیں یہ سوال کرنا ضروری ہے۔ کہ آیا میں سچے دل سے گناہوں سے تائب ہوں یا نہیں اور کہیں اپنے ناچیز کاموں پر بھروسہ کرتا ہوں یا یسوع مسیح پر کہ وہ میرا گناہ بردار اور نجات دہندہ ہے بھروسہ کیا ہے تو میں نے روح القدس حاصل کی ہے۔ اور وہ اطمینان جو میرے دل میں ہے صرف اسی روح سے پیدا ہوا ہے۔ کہ جو روح اگر کسی آدمی میں نہیں ہے تو وہ اُس کا نہیں ہے۔ اگر ہم نے کبھی سچے دل سے توبہ نہیں کی ہے یا کبھی یسوع مسیح پر ایمان نہیں لائے تو ہم روح کو حاصل نہیں کیا ہے

لیکن اگر ہم نے یہ دو سادہ شرائط پوری کی ہیں جن کو ہم بہ آسانی جان سکتے ہیں تو خدا نے ضرور اپنی **بڑی بخشش ہمیں عطا کی ہے**۔ البتہ خدا نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہم اس منطقی دلیل پر خواہ وہ کیسی ہی مضبوط کیوں نہ ہو تکیہ کریں۔ بلکہ اس امر کی کہ ہم نے اس کو حاصل کیا ہے۔ ایک اور بڑے ثبوت سے تائید کی ہے۔ مثلاً

۲۔ **روح القدس کی اپنی گواہی سے**۔ جب ہم نے ان شرائط کو پورا کیا ہے۔ تو روح القدس کے اندر آنے کی ہمارے اپنے تجربے سے گواہی ہوتی ہے۔ "اس لئے ایمان سے راستباز ٹھہر کر ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں"۔

باقی دارد

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ۔

میاں:- فرقوں سے کیا مراد ہے۔

بیوی:- اس سے مراد ہے مختلف قسم کی کلیسیائیں جو بائبل کی تعلیم کی کئی باتوں میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتی ہیں لیکن آپ نے اُس آیت کو ختم نہیں کیا۔

میاں:- بلکہ باہم یک دل اور یک رائے ہوکر کامل بنے رہو کیا یہ ممکن ہے؟

بیوی:- شکر ہے خدا کا کہ یہ ممکن ہے۔ لیکن مجھے کچھ گھر کا کام بھی اب کرنا ہے۔ اس مسئلہ کو کل پر ملتوی کر دیں اور وہ اسکو چھوڑ کر چلی گئی۔

میاں:- (اپنے آپ میں) میں تو یہ آیت پہلے کبھی نہیں پڑھی میں تو سوچتا تھا کہ اس کو زیر کرنے میں مجھے کچھ دقت نہ ہوگی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں میں کوئی معقول بات پیش نہ کر سکا میں نہیں جانتا کہ اس عورت کو قائل کرنے کے لئے کیا کروں مجھے متفرق یقین ہو گیا کہ جو کچھ یہ کہتی ہے درست ہے۔ لیکن کیا میں اب اس کو تسلیم کر سکتا ہوں؟

باب سولہواں

میاں:- میری عزیز میں خوش ہوں کہ تم جلدی واپس آگئی ہو میں ابھی کا سپل ٹریکٹ پڑھ رہا تھا۔ اس میں تمہاری اس اصلاح اور شام کی روشنی کا بہت ذکر ہے۔ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

بیوی:- وہ سچائی جس کی بشارت یہ سنا دیتے ہیں۔ یہ اصلاح ہے مسیحی دنیا میں بہت سی اصلاحیں ہوئی ہیں آپ لوتھر صاحب کی اصلاح کو تو جانتے ہی ہیں۔ اور ویسلین Wesley اصلاح سے بھی واقف ہونگے۔ یہ خدا کی طرف سے تھیں۔ رومن کیتھولک فرقہ میں روشنی نہیں ہے سوائے معدودے چند اشخاص کے۔ خدا نے لوتھر کو روشنی بخشی اور اُس نے کتاب مقدس کے جھنڈے کو اس جگہ تک بلند کیا جہاں تک اُسے روشنی معلوم ہوئی۔

میاں:- ہاں لیکن میں اس اصلاح کی بابت جو تمہاری اصلاح ہے کچھ جاننا چاہتا ہوں۔

بیوی:- یہی تو میں آپ کو بتانے لگی ہوں۔ ویسلی Wesley صاحب کو لوتھر کی نسبت زیادہ روشنی ملی۔ اور اُس نے بھی بائبل کی پوری پوری روشنی اُسے نہ ملی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس اصلاح کا اب کیا حال ہے۔ کوئی وقت تھا کہ وہ سادہ طبیعت اور حلیم اشخاص تھے۔ لیکن اب وہ دوسرے لوگوں کی طرح شان و شوکت سے رہنے والے مغرور اور دنیاوی ہیں۔

میاں:- بے شک میں ان باتوں کو مان لیتا ہوں لیکن سب ایسے نہیں ہیں۔

بیوی:- ہاں نیک لوگ ضرور ہیں اور خدا اُن کو دوسرے شان و شوکت سے رہنے والوں کے درمیان سے بُلاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر مسیحی فرقہ میں ایسے اشخاص موجود ہیں جو خدا کے پیارے ہیں۔ لیکن خدا اُن کو باہر لانا چاہتا ہے۔ یہ وہی آواز ہے جو کہتی ہے "میرے لوگو اس میں سے باہر نکل آؤ"۔ یہ گویا بابل سے باہر آنا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں بابل سے باہر نکل آئی ہوں۔ میری روح اب آزاد ہے۔ اب یہ انسانی فرقوں کے بند و قید میں نہیں ہے۔ بلکہ آزاد ہے کہ بائبل کے طریق پر اس کی عبادت کرے۔

میاں:- تم نے کہا کہ خدا اپنے تمام لوگوں کو مختلف فرقوں سے نکل آنے کو فرماتا ہے تو کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی بڑا اجارہ فرقہ بنیگا؟

بیوی:- نہیں جناب فرقے سے مطلب نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی کلیسیا سے مراد ہے جو کوئی فرقہ نہیں ہے۔

میاں:- تمام مختلف فرقے مسیحی کلیسیائیں ہیں۔

بیوی:- اس میں آپ غلطی کرتے ہیں۔ وہ مسیحی کلیسیا کا جزو نہیں ہیں۔

میاں:- اچھا میں اب تمہارے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ تم مجھے بتاتی رہی ہو میں ان سب کو ماننے پر طیار ہوں اور میں "چرچ آف گاڈ" میں شامل ہونے کو تیار تھا۔ مگر یہ بات جو تم نے اب کہی ہے ہرگز نہیں مانتے کا۔

بیوی:- اچھا اُمید کرتی ہوں کہ آپ کو ذرا صفائی سے اس کی بابت بتا سکوں گی۔ سب پہلے مجھے کہنے دیجئے کہ میں آپ کے سامنے کسی نئے چرچ کو پیش نہیں کر رہی۔ ہمارا چرچ کوئی نہیں ہے صرف خدا کا چرچ ہے۔ اُس نے اسے خود بنایا "اس پتھر پر میں اپنی کلیسیا قائم کرونگا" یسوع نے اپنے لئے کلیسیا قائم کی ہے۔ اور شکر خدا کا کہ میں اس چرچ آف گاڈ کی ممبر ہوں۔

باقی آئندہ۔

نورافشاں کے مسیحی ناظرین سے اپیل

اے مسیحی بھائیو آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ ۴۰ سال سے اخبار نورافشاں لودیانہ مشن کی طرف سے شائع ہوکر ایک اعلےٰ خدمت انجام دے رہا ہے اور اپنی قسم کا صرف یہی ایک اخبار ہے جو بالمقابل بہت سے ہندو مسلمان سکھوں اور دیوسماجیوں اور برہم سماجیوں وغیرہ وغیرہ کے اخبارات کے اُن حملوں کو روکتا ہے جو وہ گمشدہ دین عیسوی پر سخت گولوں کی طرح بوچھاڑ ڈالتے رہتے ہیں۔ پر یہ اکیلا اُن کو جواب دینے کے لئے ہمیشہ تیار بر تیار نظر آتا ہے اور ہر قسم کی مختلف تحاریر کا وقتاً فوقتاً حتی المقدور جواب دینے کے لئے تیار رہتا ہے پرانے دیرینہ ہونے سے چاہئے تھا کہ کم از کم تمام مسیحی اس اخبار کے ساتھ اپنی بڑی دلچسپی ظاہر کرتے۔ اور بہت سے اس کے خریدار اور نامہ نگار ہو جاتے پر یہ حالت اب تک نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے خاص کر اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سال میں خاص طور سے اس اخبار کی طرف اپنی عنان توجہ مبذول فرماویں اور ہر ایک مسیحی کوشش کرے کہ اس اخبار کے لئے کم از کم خود خریدار بنے یا خریدار پیدا کرے تاکہ اس سال اس اخبار کی اشاعت دوگنی نہیں تو ڈیوڑھی ضرور ہو جاوے۔ اور ہم کو امید ہے کہ تمام مسیحی اس مشنری اخبار کی نسبت اپنا فرض پہچان کر کسی تبلیغ زبانی سے مجھے اجر کے مستحق ٹھہرینگے۔ ایڈیٹر



مضامین

مسیح کا نمونہ

گزشتہ سے پیوستہ

چہارم: ۔ خدا کی کامل رضامندی ۔ عموماً لوگ اپنی یا اپنے عزیزوں دوستوں کی رضامندی کے خواہاں رہا کرتے ہیں جس طرح یربعام کے بنی اسرائیل کو یروشلم میں سچے خدا کی عبادت سے روکنے کے لئے یہ تدبیر نکالی کہ دو تصویریں بنائیں ایک کو بیت ایل اور دوسری دان میں نصب کی تھی ۔ اسی طرح اب بھی لوگ ایک صورت اپنی اور دوسری لوگوں کی رکھتے ہیں ۔ کہ فلاں کام کرنے سے میرا ذاتی فایدہ کیا ہوگا اور فلاں کام کرنے سے لوگ میری تعریف کرینگے ۔ مگر خدا کی رضامندی کا خیال بہت کم کیا جاتا ہے ۔ خداوند یسوع نے سخت مصیبت کے وقت کہ جس کی بہت کچھ تاویل کی جاسکتی ہے فرمایا کہ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی کے موافق ہو اب سوال لازم آتا ہے کہ ہم کیونکر اُس کے نقش قدم پر چلیں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بائبل کے مطالعہ اور دُعا سے اس لئے کہ اُس کا وعدہ ہے اور اسلئے کہ وہ ہمیں طاقت دیگا ۔ تاہم یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ہم مسیح کی طرح بے داغ نہیں ہوسکتے ۔ البتہ بے الزام ہوسکینگے بشرطیکہ ہماری تمیز صاف ہو

خاکسار ۔ پادری جوزف بہاری لعل ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس
اُردو مشن ۔ اورنگ آباد دکن ۔

پرندوں کا ہسپتال ۔ امریکہ کے چکاگو شہر میں پرندوں کا ایک ہسپتال ہو ۔ دنیا کے اور کسی ملک میں ایسا شفا خانہ نہیں ہے ۔

شعر و سخن

غزل

ہو مبارک ہو مبارک سیزدہم این سال نو
سال نو این سال نو این سال نو این سال نو

حاضر ہیں ہر جماعت ہو مبارک سال نو
ہو مبارک خوش تریں برکات بر سال نو

ہو مبارک شاہ پنجم جارج نامی سال نو
ہو مبارک وائسرائے ہند ہر سے سال نو

ہو مبارک آپکو شاہان اعظم سالِ نو
ہو مبارک راجگان را این مبارک سال نو

ہو مبارک مرداں را ہفت دنیا سال نو
ہو مبارک سب زناں را این مبارک سال نو

شکر ہو تیرا اے خدایا تو نے بخشا سالِ نو
شکر ہو از رحم تو زندہ داشتی تا سالِ نو

ہم گناہگاروں کو دکھلایا مبارک سالِ نو
عاصیاں را این عطا کردی تو بخشش سالِ نو

ہم نہ تھے لائق منفعت این عطیہ سالِ نو
تو ہا بسیار کردی رحمت این سالِ نو

کس نطق سے ہو سکے اور شکر یہ سالِ نو
کس زباں سے واکریں ہم شکریہ سالِ نو

اے تیری رحمت عظیم بخشش تو سالِ نو
اے گریبانی ندم وسطے این سال نو

شکر میری منت خدایا تو ہے سال نو
مردمان اگر ہدایت ور مبارک سال نو

تا ہر جا حاصل کنند نو زندگی در سال نو
پرستش کنند تو چیکیں وو در این سال نو

پرستش تازہ سے بہر ہوش این سال نو
ہر جا باشد کا زیکی این وصل سال نو

مغفرت موصول گروہ از گناہ در سال نو
اے بدی ہر ترا قسیم باشد اجتناب سال نو

من بے خو ہم عاقبت تو سے خدا در سال نو
مطابقت بر جسمی ترتار وم سال نو

خاکسار :۔ خورشید عالم از کسولی ۔

انتخاب الاخبار

ہندوستان میں روزی کا انتظام سب سے مقدم ہے

پنجابی مثل ہے ”گھر چاہ باہر دہی“ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے اپنے گھر میں چاچھ ہو اُسے باہر دہی ملجاتا ہے لیکن جس کے اپنے گھر میں ہی کچھ نہ ہو ۔ وہ دوسروں سے بھی کوئی اُمید نہیں رکھ سکتا ۔ بیچارے ہندوستانیوں کو جو باہر کے ملک کے دھکے مل رہے ہیں اُس کا بھی زیادہ تر یہی باعث ہو کہ ہندوستان کی چار دیواری کے اندر اُن کے روزگار کا کوئی معقول انتظام نہیں ۔ اور وہ ملک جہاں روزی کے ذرائع وسیع ہیں ۔ اُن کے باشندے جہاں کہیں بھی جائیں ان کی قدر ہوتی ہو چنانچہ برٹش آسٹریلیا جہاں ہندوستانیوں کی درد ناک حال اکثر اخبارات میں شایع ہوتا رہتا ہے ۔ حال میں وہاں ہندوستانی افواج سے سبکدوش ہوکر چند گورہ سپاہی گئے ہیں تو انہیں پوری آسائش ملی ہے ۔ حتی کہ خود سپاہیوں کا بیان ہے کہ ہم ہندوستان سے انگلینڈ کی بجائے یہاں آکر کہیں زیادہ خوش ہیں ۔ ہم کو تو مدت سے یقین ہو چکا ہے کہ اگر ہم پردیس میں ہندوستانیوں کی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو سب دھندے چھوڑ کر پہلے ہندوستان میں روزی کا انتظام کرنا چاہئے ۔ پھر ساری باتیں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی ۔ (ہندو)

حادثہ بمب پر لنڈن ٹائمز کی رائے ۔

دہلی کے حادثہ بمب سے ولایت کے لوگوں اور اخباروں میں جس غم و غصہ کا اظہار کیا جارہا ہے وہ بالکل قدرتی ہے لیکن خوشی کی بات ہے کہ اس واقعہ کو وہاں بھی کسی ایک آدھ یا زیادہ سے زیادہ چند شرارت پسند شخصوں کا فعل اور مجنونانہ ہی فعل سمجھا گیا ۔

ہے جس پر ہندوستان کے باہر بھی اسی طرح لعنت اور پھٹکار ڈالی جا رہی ہے۔ جس طرح کہ ہندوستان کے تمام شہر قصبوں میں ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں نے نفرت اور حقارت سے دیکھا اور اس پر نفرین کیا ہے۔ چنانچہ لنڈن کا معتقد اخبار اپنے ناظرین کو غلط نتیجہ نکالنے سے متنبہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ہماری توجہ کا اصل مرکز بم پھینکنے والا نہیں بلکہ وہ اظہار مسرت ہونا چاہئے جو راجاؤں اور سرچ آور وہ ہندوستانیوں نے وائسرائے کی سلامتی پر ظاہر کیا ہے۔ اور اخبار مذکور اسباب پر یقین دلاتا ہوا کہ ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں بھی اس حادثہ کو ایسے ہی خوف اور نفرت سے دیکھا گیا ہے۔ جیسا کہ خود انگلستان میں اس خیال پر سخت گزرتا ہے کہ اہل انگلستان کی قوت اور حکومت جس پر ہندوستان کی سلطنت کا دارومدار ہے کمزور ہو گئی ہے۔ یا یہ حادثہ انڈین سول سروس کی تحقیر یا ضرر رساں نکتہ چینی کا نتیجہ ہے (ہند)

پنجاب کونسل کے نامزد ممبر

۴ جنوری کو پنجاب کی نئی کونسل کا پہلا اجلاس منعقد ہو چکا تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر گورنمنٹ کے نامزد ممبروں کے متعلق بے تابی ہو رہی تھی۔ آخرکار گورنمنٹ گزٹ شایع ہو گیا اور وہ بیتابی رفع ہو گئی۔ اس اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں:۔

(۱) مسٹر ووائک (۲) مسٹر تھنٹن (۳) مسٹر بیرن (۴) مسٹر ٹامٹسن (۵) مسٹر مانٹ (۶) مسٹر گاڈوے (۷) مسٹر لیگن ۔ (۸) سر ہنری برٹ (۹) مسٹر گریسی۔

غیر سرکاری ممبر حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سر آرتھر گہر (۲) خواجہ یوسف شاہ خان بہادر امرتسر (۳) نواب ابراہیم علی خاں کنج پورہ ضلع کرنال (۴) نواب بہرام خاں (۵) مسٹر محمد شفیع (۶) سردار دلجیت سنگھ (۷) سردار سندر سنگھ۔

گویا اس وقت غیر سرکاری ممبروں کی تعداد اس طرح ہوگی ہندو ۵ مسلمان ۵ سکھ ۱ انگریز ۲۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ کا مشکور ہونا چاہئے کہ انتخاب میں جو کمی مسلمان ممبروں کی تعداد میں رہ گئی تھی۔ اسے گورنمنٹ کی نامزدگیوں نے پورا کر دیا۔ (پرکاش)

ایک خطرناک ڈاکو کی گرفتاری کا انعام

پنجاب پولیس نے برکت علی ڈاکو کی گرفتاری کے لئے ۵۰۰ روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے جو ضلع امرتسر کا خطرناک ڈاکو ہے۔ اور جس کی نسبت یہ یقین ہے کہ واردات قتل سے اس کا تعلق ہے۔ پولیس رپورٹ سے ظاہر ہے کہ وہ لاہور سے کرم بی بی نامی کمبوہ عورت کو لے گیا اگست ۱۹۱۲ء میں بستی گوبر کی جھاڑی میں اس نے چند انگلہ مہنت گوردوارہ گرسیلا واقع خیرآباد کو اس وجہ سے قتل کیا کہ اُسے مہنت کی عورت کو بھگائے جانے میں مہنت کی مداخلت کے باعث کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ جس شخص نے اس قتل کی رپورٹ تھانہ میں کی تھی وہ کچھ عرصہ بعد قتل کیا گیا۔ ایک ٹمٹم جو سڑک سٹرک اجنالہ پر آ رہی تھی۔ موضع کمبوہ کے نزدیک اُس کے تین ہندو عورتوں اور دو مردوں کو لوٹا گیا۔ اس لوٹ میں ۲ ہزار کا زیور برکت علی کے ہاتھ لگا اور ایک مرد ہلاک۔ اس کے بعد لوا کی کے نزدیک جنگل میں دو مسلمان تاجر قتل کئے گئے۔ حال میں پولیس نے اس کو گرفتاری کے لئے موضع کمبوہ میں دہاوا کیا۔ وہ صاف بچکر نکل گیا۔ مگر کرم بی بی معہ لوٹ کے مال کے گرفتار کی گئی۔ (راجپوت گزٹ)

دنیا بھر سے وائسرائے کو پیغام ہمدردی

وائسرائے ہند کی نیک دلی اور ہر دلعزیزی کا ثبوت یہ ہے کہ حادثہ بم کے متعلق تمام دنیا سے آپ کے نام پیغامات ہمدردی موصول ہوئے ہیں۔ خود بادشاہ سلامت نے اظہار ہمدردی فرمایا۔

ایسے حاکم کی جان لینے کا قصد کرنا بےنظیر پاجیانہ اور بزدلانہ حرکت ہے۔ (ا ا)

قانون کاپی رایٹ

انگلستان میں کاپی رایٹ کا جو قانون ہے۔ گزشتہ مہینہ سے ہندوستان میں بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ اس قانون میں ما سبق سے کچھ خصوصیت بھی ہے۔ پہلے قانون کی رو سے کتاب پر مصنف کے حق کی میعاد ۴۲ سال ہوتی تھی۔ اس کے بعد کتاب عوام الناس کی رائے سمجھی جاتی تھی یعنی جو چاہے اسے چھاپ سکتا تھا۔ مگر نئے قانون کی رو سے حق کی میعاد بڑھ گئی ہے۔ اب مصنف کی زندگی بھر اور اس کے مرنے کے بعد ۵۰ سال تک اس کا حق اس کی کتاب پر قائم رہیگا۔ یہ تو رہی کتاب کی بات۔ فونوگراف کی چوڑیوں پر بھی کاپی رائٹ کا قاعدہ نافذ ہو جاوے گا۔ بنگال کی کامرس ایسوسی ایشن چاہتی ہے کہ چوڑیوں کے قاعدہ میں ہندوستان کے متعلق کچھ تغیر و تبدل ہو جانا چاہئے۔

دنیا کا بڑا پُل

دنیا میں سب سے بڑا پل کا نام ٹی بیج ہے اور یہ دریائے ٹینوب پر بنا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی ۱۲۰۰۵ فٹ ہے۔ دوسرے درجہ پر سون ندی کا پُل ہے جس کی لمبائی ۱۰۵۲ فٹ ہے۔

نوٹوں کا رواج

گزشتہ دسمبر کی آمدہ ولایتی ڈاک سے خبر ملی ہے کہ پارلیمنٹ میں مسٹر آر گورے نے سوال کیا تھا کہ ہندوستان میں فی الحال کس قدر نوٹوں کا چلن ہے؟ جس کے جواب میں قائمقام نائب وزیر ہند مسٹر بیکر نے فرمایا کہ گزشتہ ۲۲ نومبر کے اعداد شمار سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں فی الحال ۷۷ کروڑ ۳۸ لاکھ ۲۷ ہزار کے نوٹ جاری ہیں۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ ر +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۴۰ ر +
طالبان غنی	کپتان فیر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ ر +

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	〃	۲ پائی
گورمکھی	〃	۲ پائی
بچّوں کی پرورش	〃	ا ر
تواریخ بائبل	〃	عہر
حیاتِ مسیح	〃	۱۲ ر
مسیح کا نمونہ	〃	۸ ر
سبد غزلیں اردو	〃	ا ر
گورمکھی	〃	ا ر

۱۔ اسلام میں مسیح	۱ ر	۴۔ وشنو کے دس اوتار	۲ ر
۲۔ ینابیع القرآن	۳ ر	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی	ا ر
۳۔ بائبل یا قرآن	۱۰ ر	۶۔ تناسخ کا کھنڈن	۲ ر

۷۔ سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ ر

کوئی گھرانا اس سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ ر

۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ ر ۶ ر +

۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ ر ۵ ر ۸ ر

رومن اُردو ۸ ر +

۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳ ر ۵ ر ۸ ر

رومن اردو ۸ ر +

۵۔ اصلاح اخلاق ۴ ر +

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ا ر +

۷۔ شادی کی بابت خیالات ا ر +

۸۔ سچّی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی +

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ ر +

تواریخ کلیسیا
دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۹۵ء میں چھپی تھی۔ پادری۔ ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے۔ تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں۔ یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت فی جلد عہر +

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چہ بارہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنی کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی اٹک کا رحنا نہ

خضاب لاجواب پوسٹ ماٹھو وتی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہآباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپنی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فنسی لادیان مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلولوی نلہا اور سنگ مرمر کے جوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنی کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ۴ کسٹم ہاؤس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تر بمعمول ستانا اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ہرمتی میں مقدار اصغر میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہہ دوا پیٹ میں جلد کھانسی کو دبا دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے جیسے چپک ٹیک گرمی میں لہریں۔ کہ کہیں سے پیدا ہوں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گیوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کر کے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دو دشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی للعہ محصولڈاک ۶ر +

ملنی کا پتہ۔ گیوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹکی براونز چھپا